بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نمبر ۱۰ — جلد ۲

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

۱۵ مئی سنہ ۱۹۳۴ء — چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنے — ۳۰ محرم سنہ ۱۳۵۳ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	
فوائد قرآن	۳ - ۵	محترمہ اہلیہ بابو محمد فاضل صاحب فیروزپور شہر
حقیقت نبوت اور مسیح موعودؑ ..	۶ - ۸	محترمہ عظمت بنت سردار کرمداد خانصاحب
دانت اور اس کی حفاظت	۹ - ۱۲	جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالہ
مرد و عورت کا دائرہ عمل	۱۲ - ۱۵	
منجن۔ چندہ کشمیر اور احمدیہ مستورات	۱۵ - ۱۶	(آنریری سیکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ)
شذرات	۱۶ - ۱۸	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاتونِ مشرق سے خطاب!

عورتیں اقوامِ عالم کی بھٹک جائینگی جب
حُسن ہو جائیگا جب اوروں کا وقفِ خاص و عام
عالمِ نسواں پہ کالی رات جب چھا جائیگی
گودیاں پھیلا کے جب مانگینگی باصدق و صفا
مژدہ باد اے ایشیا کی دخترِ پاکیزہ تر
صرف اک تیرا تبسم اے جمالِ تابناک
وہ حرارت تیرے ہونٹوں کی نہ ہوگی پائمال
وہ تری معصوم رعنائی نہ ہوگی مضمحل

تو رہیگی بن کے اس طوفان میں موجِ طرب
دیدنی ہوگا ترے خلوت کدے کا اہتمام
یہ ترے ماتھے کی بینڈی صبح کو شرمائیگی
عورتیں اولاد کے پیدا نہ ہونے کی دعا
آنچ آئیگی نہ تیرے مادرانہ ذوق پر
سینۂ اطفال میں پیدا کریگا روحِ پاک
جسکے شعلوں سے نکھر جاتا ہے رنگِ نونہال
بخشتی ہے نسلِ انسانی کے پہلو کو جو دل

دخترانِ مغربی کو دے نہ عورت کا خطاب
اک جنوں پرور بگولا ہے وہ علمِ باوثوق

یہ مجسم ہوگئے ہیں کچھ گنہ گاروں کے خواب
جسکی رو میں کانپنے لگتے ہوں شوہر کے حقوق

عِلم حاصل کر فقط تدبیرِ منزل کے لئے
وہ دماغوں کے لئے ہے اور تو دل کیلئے

(جوش ملیح آبادی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صاحبزادی امۃ الرشید بیگم (یادگار سیدہ محترمہ امۃ الحی مرحومہ مغفورہ) سخت بیمار رہیں۔ علاج لاہور ہوتا رہا۔ اب الحمد للہ اچھی ہیں ؛

— صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے بی۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ دعاءِ اعلیٰ کامیابی کی جائے ؛

بقایا داران

جن مصباحی بہنوں نے ابھی تک ۱۹۳۷ء کا چندہ مصباح ادا نہیں کیا وہ جلد ادا فرمائیں۔ اور ہر بہن خریداران مصباح کی تعداد بڑھانے کی کوشش کرے ؛ (مینجر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۳۶ء

فوائد قرآن

هن لباس لکم و انتم لباس لهن

میں اللہ کا نام لیکر قرآن پاک کی اس آیت کے مفہوم کیطرف توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ یہ پاک کلام یہ خزانۂ معرفت یہ مجسم کانِ حکمت جہاں تک کھودتے چلے جاؤ بیش قیمت جواہرات علم و حکمت کے ملتے چلے جائیں گے۔ کیونکہ اسمیں قانون تنظیم جو لازمۂ حیات انسانی تھا میرے مولیٰ نے موتیوں کیطرح ایک لڑی میں منسلک کر کے جہان کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ لہذا بطور مثال میں مندرجہ بالا آیت کو پیش نظر رکھتی ہوئی۔ قرآن مجید کے لطائف کی طرف توجہ دلاتی ہوں۔ چنانچہ فرمایا ہے (ترجمہ) کہ اے مومن مرد اور اے مومن عورتو تم کو خدا تعالےٰ نے ایک دوسرے کے لئے مثل لباس ذمہ داریوں کے لحاظ سے پیدا کیا ہے۔

یہ آیت اپنے اس ترجمہ کے لحاظ سے نہایت سادہ اور عام فہم ہے۔ لیکن اس کے اندر خدا تعالیٰ نے نہایت ہی لطافت کے ساتھ بعض ندین نصائح کیطرف چند بدیہی الانتاج حقوق سے مومنین کو ہدایت فرمائی ہے۔ جس میں سے چند عرض کرتی ہوں۔

پہلا نتیجہ:۔ دنیا کا ہر ایک طبقہ خواہ انمیں کوئی بھی تہذیب رائج ہو۔ وہ اپنی سب سے بڑی جسم کو آراستہ کرنیوالی زینت لباس کو خیال کرتا ہے۔ اور اسکی مثال افریقہ کے کالے ریگستانوں کی بسنے والی قوموں کی نسلوں سے اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔ کہ وہ قومیں جو ہمیشہ سے عریاں تنی کو ہی اپنا لباس خیال کی ہوئی ہیں۔ وہ بھی جب کسی جلسہ یا مجلس میں جمع ہوتی ہیں تو کچھ نہ کچھ کپڑا یا پتے اپنا شعار زینت بنا کر زیب تن کر لیتے ہیں۔ جو اسبات کا کافی ثبوت ہے۔ کہ انسان کی سب سے بڑی دامن حیاء کو سمیٹ رکھنے والی ضرورت لباس ہے۔ تو قرآن پاک اس مثال کو سامنے رکھتے ہوئے تلقین کرتا ہے۔ کہ جیسے ایک شخص اپنے لئے اپنی دنیاوی زندگی میں سختی کے ساتھ لباس کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح بعینہٖ اس کو بیوی کی ضرورت ہے! ور جس طرح بغیر لباس کے مرد بے زینت ہے۔ اسی طرح بغیر عورت کے مرد بے زیب ہے۔ اور ہر ایک شخص فطرتی طور پر مائل زینت پیدا کیا گیا ہے تو پہلا نتیجہ یہ نکلا کہ انسان کو شادی ضرور کرنی چاہیئے۔ کیونکہ شادی کے بغیر بھی انسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے زینت ہے ؛

دُوسرا نتیجہ :۔ لباس کو محض اس واسطے پہنا جاتا ہے ۔ تا وہ بکمال ستاری ہر عیب جسمانی اور ہر کمزوری نہانی کی کامل طور سے پردہ پوشی کرے اور کسی چھوٹے یا بڑے عیب سے نظر غیر کو آگاہ نہ ہونے دے ۔ تو اسی مفہوم کو اس جگہ مطمح نظر بناتے ہوئے فرمایا ہے کہ اے مومنو تم کو بھی اس سے سبق سیکھ کر اس پر عمل پیرا ہونا چاہیئے ۔ کہ اگر واقعی ایک مرد کے لئے ایک عورت اسکا لباس ہے ۔ تو خدا نے اس کی ڈیوٹی اس کے ذمہ کی ہے کہ وہ اس کے ہر ایک چھوٹے بڑے عیب کو بنظر ستاری دیکھے اور ہمیشہ واصفحوا کے حکم کو نمونہ عمل بنائے ۔ تو دوسرا نتیجہ یہ نکلا کہ مرد اور عورت دونو کا فرض ہے کہ دوسرے کی عیب جوئی نکتہ چینی اور غمازی سے اپنے آپ کو حتی الامکان محفوظ رکھیں اور بچائیں ؛

تیسرا نتیجہ :۔ ہر ایک انسان خواہ وہ کسی حالت میں زندگی بسر کرتا ہو ہمیشہ صفائی کو بنگاہِ عزت دیکھیگا ۔ اور جتنی صفائی بھی اس سے میسر آسکے گی وہ عمل میں لانے کی کوشش کرے گا ۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اسکی ظاہری آرائیش اور بدنی زیبائیش کا راز لباس کی صفائی میں مضمر ہے ۔ جسے وہ اپنا قمیص تن بنا کر زندگی بسر کرتا ہے ۔ تو اسی نکتہ کو قرآن پاک نے پیش کرتے ہوئے فرمایا ہے ۔ کہ اے نیک فطرت مرد اگر تو اپنی بیوی کے لئے مثل لباس ہے ۔ تو تو اس کی اخلاقی صفائی اور عزت کی میل کا ذمہ وار ہے اگر تیرے لباس پر داغ ہے تو گویا تیری زینت پر داغ ہے ۔ اسی طرح یاد رکھ ۔ اگر تیری بیوی کی عزت پر کوئی داغ ہے ۔ تو گویا تجھ پر داغ ہے ۔ اسی طرح عورت کو بھی اشارۃً اس میں حافظات علی الغیب ہونے کی تلقین کرتے ہوئے اس کی فرض شناسی بھی ذکر کر دی کہ تو بھی ہر رنگ میں اپنے خاوند کی عزت کی صفائی کی ذمہ وار ہے ۔

کیا عجیب لطافت کے ساتھ دونوں کو ایک مقام پر کھڑا کرتے ہوئے تلقین فرائض کی ہے ۔ تو تیسرا نتیجہ اس سے تلقین اخلاق فاضلہ اور روحانی اور جسمانی صفائی کی نصیحت کا نکلا ؛

چوتھا نتیجہ :۔ انسان جب بھی اعلیٰ لباس کو زیب تن کرنے لگتا ہے تو ہمیشہ پہلے نہا کر اپنے جسم کو صاف کرتا ہے ۔ جو اسباب کا طالب ہے ۔ اس کا پہلا فرض ہے ۔ کہ وہ پہلے اپنے بدن کو اس لباس کے قابل بنائے ۔ تو یہ آیت اسباب کو مدنظر رکھتے ہوئے بتاتی ہے ۔ کہ پیشتر اس کے کہ مرد عورت کی حق شکنی یا دلآزاری کرے یا اُسے کوئی بلا عیب نصیحت کرے اُسکا اپنا فرض ہے کہ پہلے وہ خود سوچ لے کہ کیا میں اس نصیحت کے قابل ہوں ۔ تو گویا اسطرح دونو خاوند اور بیوی اپنے اعمال میں مشغول ہو کر خواہ مخواہ کی نکتہ چینی سے بچے رہیں گے ۔ کیونکہ گندے بدن کو

ہرگز فطرت اعلیٰ کپڑا پہننے کی اجازت نہیں دیتی اسی طرح قصوروالے خاوند یا بیوی کو ہرگز قرآن مجاز نہیں دیتا کہ وہ دوسرے کو کچھ کہے۔ تو چوتھا نتیجہ اس سے تلقین اعمال صالحہ کا امر اپنے نفس کی اصلاح کا نکلا جو سب سے بڑا جہاد ہے۔ اور سب سے بڑی اور انسان کے لئے مشکل گھاٹی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانچواں نتیجہ:۔ جب آدمی لباس پہنتا ہے تو وہ اس طور پر اس کا مطیع ہوتا ہے۔ کہ اُس فرمانبرداری کی مثال اس سے زیادہ ملنی ...... مشکل ہے۔

کبھی نہیں سنا ہوگا۔ کہ کسی نے قمیص پہنی ہو اور وہ چاہتا ہو کہ ہاتھ اونچا کرے۔ لیکن آستین اس کے مخالف ہو۔ یا اس کی فرمانبرداری میں ذرہ بھر بھی نقص آئے۔ وہ ہمیشہ اس کی ہر وقت ہر حس و حرکت میں کامل طور پر مطیع ہوگی۔ اس مثال سے بھی قرآن پاک نے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ مرد عورت کے لئے اور عورت مرد کے لئے مثل لباس ہے تو اسے اس کا صحیح معنوں میں لباس کیطرح شریک حال اور فرمانبردار بنکر رہنا چاہئیے۔ تو پانچواں نتیجہ اس سے کامل فرمانبرداری اور اطاعت کا نکلا جس کے ہونے سے دنیا کے فساد کی جڑ کٹتی ہے۔

پس یہ چند نصائح اسباب کا کافی ثبوت ہیں۔ کہ یہ چھوٹی سی آیت اپنے آئینے میں قرآن کریم کی باریکیوں کو دکھا رہی ہے۔ اور فضائل حکمت پر اس کا ایک ایک لفظ اشارہ کرتے ہوئے دال ہے۔ غرضیکہ ہر وہ کمال جو کسی کلام میں زیادہ سے زیادہ باعث زینت ہو سکتا ہے۔ وہ سب اس میں آج سے ۱۳ سو سال پہلے لطیف و خبیر خدا نے ....

... بند کر دیا ہے۔ اور ہر ایک خوبی کا مالک بناتے ہوئے اتم طور پر ہمارے سامنے پیش کر دیا ہے اور ہر ایک بات جو کہ انسانی زندگی کے دوران کے کسی حصہ میں کسی طبقہ کو پیش آنی تھی۔ کلی طور پر حل کرتے ہوئے اس میں محفوظ کر دیگئی ہے۔ ان تمام باتوں میں ہم قرآن کو بے نظیری میں یکتا پاتے ہوئے بے اختیار زبان سے کہتے ہیں کہ:۔

"جو مزوری تھا وہ سب اسمیں مہیا نکلا"

(خاکسارہ اہلیہ بابو محمد فاضل صاحب احمدی فیروزپور شہر)

مسلم عورتوں کیلئے صنعتی سکول

اب کے سالانہ جلسے میں انجمن حمایت اسلام نے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے کس قدر مہتم بالشان اقدام کیا ہے۔ یعنی عزم صمیم کر لیا ہے۔ کہ بہت جلد ایک لاکھ روپیہ جمع کر کے زنانہ صنعتی سکول کی عمارت کے لئے حکومت پنجاب کے سامنے رکھدے اور مطالبہ کرے کہ لیڈی مینارڈ زنانہ صنعتی سکول کیطرح حکومت مسلمان لڑکیوں کی صنعتی تعلیم کے لئے بھی ایک عالیشان سکول قائم کر دے گورنر صاحب پنجاب نے بھی مسلمانوں کی اس ضروری اور مشفقہ تجویز کو استحسان کی نظر سے دیکھا ہے۔

حقیقت نبوّت اور مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ خاتم النبیین ہیں اور کتاب قرآن شریف خاتم الکتب ہے۔ یعنی نبوت بھی تمام پہلوؤں سے مکمل ہو چکی اور شریعت بھی تمام پہلوؤں سے تکمیل پا چکی۔ الیوم اکملت لکم دینکم اب اس سے علیحدہ نہ کسی نبی کی ضرورت ہے۔ نہ اسکے علاوہ کسی شریعت کی ضرورت ہے۔ ہاں اسی سے پیوند ہو کر و من یطع اللہ والرسول۔ کے ماتحت اسی کی پیروی سے اسی دین کی تجدید کے لئے نبی و مجدد ہمیشہ آتے رہینگے۔

شرائط نبی سب سے پہلے یہ جان لینا ضروری ہے کہ نبی کے لئے کیا شرائط ہیں۔

(۱) وما نرسل المرسلین الا مبشرین و منذرین۔ یعنی جو رسول ہم بھیجتے ہیں وہ اپنے ماننے والوں کو بشارتیں دیتے اور نہ ماننے والوں کو ڈراتے ہیں (۲) فلا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول۔ یعنی خدا تعالیٰ جن سے خوش ہوتا ہے یعنی اپنے رسولوں کو غیب پر مطلع کرتا ہے۔ امور غیبیہ کثرت سے انہی پر نازل ہوتے ہیں۔ گویا کہ غیب پر غالب کر دیتا ہے۔

(۳) وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ پھر ان کی شدت مخالفت کی وجہ سے خدا تعالیٰ سخت اور عالمگیر عذاب نازل کرتا ہے (۴) خدا تعالیٰ خود اس کو نبی کے نام سے پکارتا ہے۔ (۵) لاغلبن انا و رسلی خدا اور اسکا رسول ہی غالب رہتے ہیں۔ یہ خدا تعالےٰ کے اٹل قانون ہیں۔ بس اسی قانون اور اصل کے رو سے جو بھی خدا تعالیٰ کا مامور دنیا میں آئے اسے پہچانو اور مانو۔ نبی کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ نئی شریعت لائے اور نہ یہ کہ وہ پہلے نبی کا متبع نہ ہو۔

خداوند کریم کی سنت قدیمہ ہے کہ جب کسی کو یہ رتبہ دینا چاہتا ہے۔ پہلے اس پر اپنا روح القدس ڈالتا ہے۔ جس کے ذریعہ اپنی محبت اسکے اندر پیدا کرتا ہے جس کے نتیجہ میں ایسا شخص اللہ تعالےٰ سے محبت کرتے کرتے اس کی راہ میں فنا ہو جاتا ہے۔ وہ خود کو بے حقیقت جانتے ہیں۔ یعنی اپنی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے ان کی مثال تو ایسی ہی ہوتی ہے جیسے بچہ ماں کی گود میں ہوتا ہے۔ اسوقت وہ اپنی کچھ حقیقت نہیں سمجھتا مگر ماں کا دل اسوقت ہزاروں امنگوں سے لبریز ہوتا ہے۔ کہ بڑا ہو گا تعلیم پائیگا۔ کمائیگا۔ کھلائیگا۔ غرضیکہ بہت سی امیدوں آرزوؤں کو اس سے وابستہ رکھتی ہے۔ اپنے گھر کا اجالا اور نور سمجھتی ہے۔ مگر بچہ اسوقت اس حقیقت سے ناآشنا ہوتا ہے۔

پس اسی طرح وہ خدا کے محبوب خدا کی گود میں ہوتے ہیں۔ اور اس کی راہ میں فناہ ہو کر وہ اس حقیقت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بالکل ناآشنا ہوتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی مشیت میں اسوقت ان کے متعلق ہوتی ہے۔ آخر کار یہ روحانیت کا بچہ بڑھتے بڑھتے جب جوان ہو جاتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ پہلے سعید روحوں میں اس کی محبت۔ عزت۔ اکرام احترام ڈالتا ہے۔ اوّل الذکر بچہ بڑا ہو کر خود بخود اپنی حقیقت سے آشنا ہوتا چلا جاتا ہے۔ مگر مؤخر الذکر یہ روحانیت کا بچہ اسوقت بھی اپنی حقیقت سے آشنا نہیں ہوتا جبتک کہ خدا خود اسکو اس کی حقیقت سے آشنا نہ کرے۔ وہ تو محض خدا تعالےٰ کی محبت اور اس کی یاد میں محو ہوتے ہیں۔ ان کو دنیا کی خبر ہی نہیں ہوتی۔ اس طرف انکو رغبت دلانا گویا خدا کی اور ان کی محبت میں رخنہ انداز ہونا ہے۔ وہ دنیا میں قدم رکھنے سے ہچکچاتے ہیں مقدمے ہارتے ہیں مگر خوش ہوتے ہیں یہ کہ شکر ہے فراغت ہوئی۔ اب تو خدا کو بافراغت یاد کریں گے۔ ان کو اس سے کیا کہ دنیا ہماری کوئی حقیقت سمجھے۔ وہ خدا کے عشق اس کی محبت میں مستغرق اس کی رضا کے طلبگار رہ "اسی فکر میں رہتے ہیں روز شب کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہو کب" (از حضرت مسیح موعودؑ) یہانتک کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت میں انتہائی درجہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ جو کہ انسانی کمالات کا آخری درجہ ہے۔ تو اسوقت خدا تعالیٰ ان کا نام نبی رکھتا ہے۔ فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔ یعنی غیب پر غالبیت کا مقام عنایت کر دیتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اپنا رازدار بنا دیتا ہے۔ پس وہ راضی ہو گیا۔ تو جان لو کہ سب کچھ مل گیا۔ اور اسکا راضی ہونا یہی ہے کہ وہ کثرت سے امور غیبیہ اس پر نازل

کرتا اور مکالمہ مخاطبہ سے مشرف فرماتا ہے۔ تو اسوقت خدا کہتا ہے کہ تو میرا ماموں* ہے۔ ماں بچہ کے لئے تعریفی الفاظ بولتی ہے۔ مگر بچہ محض ہنس دیتا ہے۔ اور کچھ نہیں کہتا اسی طرح یہ خدا کا فرستادہ اپنے متعلق سب کچھ سنتا مگر خاموش رہتا ہے۔ اور اسکو ظاہر پر محمول کرنا نہیں چاہتا۔ جیسا کہ ہمارے چودھویں صدی کے مامور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ یاد رہے کہ اسبات کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھے ان باتوں سے نہ کوئی خوشی ہے نہ کچھ غرض کہ میں مسیح موعود کہلاؤں یا مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں بہتر ٹھیراؤں۔ پس خدا تعالیٰ کے پیارے چونکہ خودی سے کہیں بعید ہوتے ہیں وہ خود کو خدا کی راہ میں فنا کر دیتے ہیں۔ وہ اس کی محبت میں چور اس کی رضا جوئی کیلئے ہر وقت سر بسجود رہتے ہیں وہ چاہتے ہیں۔ کہ دنیا سے پوشیدہ رہیں اور پوشیدہ گزر جائیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ دنیا انکو کسی خطاب سے پکارے یا ان کی کوئی بڑائی بیان کرے۔ انکو تو ایسی باتوں کا وہم تک نہیں ہوتا۔ یہانتک کہ خدا تعالیٰ زبردستی ان کو اس تجرد پوشیدگی سے نکال کر دنیا کے سامنے لا کر کھڑا کر دیتا ہے۔ اور جبراً اسبات پر مجبور کرتا ہے۔ کہ وہ اپنی ماموریت کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ لیکن بعد اس کے اس بارے میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی کہ وہ آنیوالا مسیح موعود تو ہی ہے اور ساتھ اس کے صدہا نشان ظہور میں آئے زمین و آسمان دونوں میری

* [illegible]

تصدیق کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبر کر کے مجھے اس طرف لے آئے۔ کہ آنیوالا مسیح میں ہی ہوں۔ اور جیسا کہ جب دن چڑھتا ہے۔ تو کوئی تاریکی باقی نہیں رہتی۔ اسی طرح صدہا نشان آسمانی شہادتوں اور قرآن شریف کی قطعیۃ الدلالت اور نصوص صریحہ حدیثیہ نے مجھے اس بات کے لئے مجبور کر دیا کہ میں اپنے تئیں مسیح موعود مان لوں میرے لئے یہ کافی تھا۔ کہ وہ مرے پر خوش ہو مجھے اس بات کی ہرگز تمنا نہ تھی۔ میں پوشیدگی کے حجرہ میں تھا اور کوئی مجھے نہ جانتا تھا۔ اور نہ مجھے یہ خواہش تھی۔ کہ کوئی مجھے شناخت کرے۔ اس نے گوشۂ تنہائی سے مجھے جبراً نکالا۔ میں نے چاہا کہ میں پوشیدہ رہوں اور پوشیدہ مروں۔ مگر اس نے کہا کہ میں تجھے تمام دنیا میں عزت کے ساتھ شہرت دوں گا۔۔۔۔۔ اسی طرح فرمایا۔ اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اسکو جزوی نبوت قرار دیتا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح مرے پر نازل ہوئی۔ تو اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر مجھے نبی کا خطاب دیا گیا۔ مگر اس طرح کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔

(از حقیقۃ الوحی ص۱۴۸ لغایت ص۱۵۰)

پس نبی چونکہ خدا کے بندے اسکے حکم کے بندے ہوتے ہیں۔ وہ مشین کی طرح ہوتے ہیں گویا خدا کی مشین ہوتے ہیں۔ جس طرح چاہتا ہے۔

کم و بیش نہیں کر سکتے وہ ایسے معاملہ میں بہت محتاط رہتے ہیں۔ اسلئے آپ نے جہاں نبی کا لفظ لکھا ساتھ ہی امتی بھی لکھا کہ کسی کو یہ شک نہ گزرے کہ آپ نے تشریعی نبوت کا دعوی کیا ہے نہیں۔ بلکہ اسی شریعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر چلکر ومن یطع اللہ والرسول۔ کے ماتحت آپکی پوری اطاعت سے فنافی الرسول ہوکر اس درجہ تک پہنچ گئے۔ جو نبوت کا مقام ہے۔ یعنے کثرت امور غیبیہ پر اطلاع پائی۔ اور شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہوئے لہذا اب جبکہ وہ تمام شرائط نبوت آپ کی ذات میں پوری اور مشہود ہو چکی ہیں آسمانی و زمینی شہادت اور صدہا تائیدی نشان ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اور ہزارہا پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ چنانچہ حال ہی کا تازہ نشان ماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً کے ماتحت ۱۵؍جنوری کا حیرت انگیز زلزلہ جس کی تفصیلات اخبارات میں شائع ہوئیں اور مفصل ٹریکٹ کی صورت میں بھی تو پھر کس طرح ۔۔۔ نہ مانا جائے۔ کہ آپ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کے سچے نبی ہیں۔۔ ایسے نبی جن کی نبوت گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی نبوت ہے۔ جو آپ کے آئینہ ظلیت میں منعکس ہوئی ؛

والسلام

(ناچیز عظمت بنت سردار کرم داد خان صاحب)
مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت اور اسکی حفاظت

خداوند کریم کی ان بے شمار عطا کردہ نعمتوں میں سے جن کو تفصیل وار بیان کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ ایک نعمت دانت ہیں ؞

دانتوں کے ساتھ انسان کی مستقل صحت خوبصورتی اور بہت سی دیگر ضروری باتوں کا گہرا تعلق ہے ؞

دانت ایک ایسی نعمت ہے کہ جس کے ذریعہ انسان اچھے اور عمدہ پھل خواہ وہ سخت ہی کیوں نہ ہوں نیز رقسم قسم کے لذیذ کھانے بہ آسانی کھا سکتا ہے۔ انسان کے چہرہ کی بناوٹ و خوبصورتی کا دارومدار بہت کچھ دانتوں کی برقراری پر منحصر ہے ؞

وہ شخص جس کے دانت نکل چکے ہوں وہ نہ تو کوئی ایسا پھل کھا سکتا ہے۔ جو کسی قدر سخت ہو اور نہ ہی صحیح معنوں میں کھانا۔ اسکے چہرہ کی بناوٹ یعنی خوبصورتی پہلے کیطرح نہیں رہتی وہ اچھی طرح صاف اور ٹھیک گفتگو نہیں کر سکتا ؞

باوجود اسکے کہ ہر شخص یہ جانتا ہے کہ دانتوں کے ساتھ ہماری صحت کا تعلق ہے۔ اور یہ ایک اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کی جتنی بھی حفاظت کریں کم ہے۔ الغرض یہ کہ جس کے پاس دانت نہیں وہ دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہے۔ مگر پھر بھی لوگ اس کی حفاظت نہیں کرتے اتنی بڑی نعمت سے وہ اسقدر غافل اور بے فکر ہوتے ہیں کہ گویا دانتوں کی حفاظت ضروری نہیں۔ نیز یہ کہ ان کے منہ میں دانت ہی نہیں ؞

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ زمانہ میں دانتوں کی شکایت عام ہے۔ بہت سے لوگ اس تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اگر کوئی شخص مسوڑھوں کے درد میں مبتلا ہے تو کوئی دانت کے ہلنے میں۔ اور کسی کو دانت میں سوراخ کیوجہ سے تکلیف ہے۔ غرض بے شمار ایسے لوگ ہیں جنہوں نے محض اپنی ہی بے احتیاطی اور بے توجگی سے اپنے آپ کو عذاب میں گرفتار کر لیا ہے۔ ہمیشہ ان باتوں کو مدنظر رکھو:۔

"دانتوں کی حفاظت (صفائی) کا تعلق انسان کی مستقل صحت کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے"۔

مستقل صحت اور خوبصورتی کے علاوہ دانتوں سے بولنے میں بھی بہت مدد ملتی ہے۔ کئی ایک ایسی آوازیں ہیں جو دانتوں سے ملکر نکلتی ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ ایسے بوڑھے شخص جنکے دانت کم ہوں یا تمام گر چکے ہوں۔ وہ بعض بعض الفاظ اچھی طرح اور درست نہیں بول سکتے۔ اس سے آپکو بخوبی معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ انسان کے لئے دانتوں کی حفاظت از حد ضروری ہے ؞

یورپ و امریکہ وغیرہ میں تو اس کی انجمنیں بنی ہوئی ہیں۔ اور بعض بیمہ کمپنیوں نے دانتوں کے لئے ڈاکٹر مقرر کئے ہوئے ہیں۔ جو کہ ان لوگوں کے دانتوں کا معائنہ وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں۔ کمپنی والوں کو ان ڈاکٹروں کی فیس ادا کرنی اتنی مشکل اور نقصان دہ نہیں ہوتی جسقدر کہ آدمی کو بعد میں بیماری اور موت پر نہیں روپیہ صرف کرنا پڑتا ہے ؞

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ جو دانتوں میں سوراخ ہو جاتے ہیں۔ یہ کیڑے کیوجہ سے ہوتے ہیں۔ لیکن انکا یہ خیال غلط ہے۔ دانتوں کو کیڑا کسی صورت بھی لگ نہیں سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ جب ہم کھانا وغیرہ کھاتے ہیں اسوقت خوراک کے چھوٹے چھوٹے حصے دانتوں کے درمیان سوراخوں میں مسوڑوں کے پاس پھنس کر رہ جاتے ہیں۔ یہی وہ مادہ ہوتا ہے جو پہلے بدبو اور پھر جراثیم پیدا کرتا ہے۔ اور بعد میں گھن کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

ایسا مادہ تمام دانتوں کی بجائے ایک ہی جگہ کیوں نہ ہو۔ وہ پھر بھی اپنا اثر دکھاتا ہے۔ اور تمام دانتوں کو خراب کر دیتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسا کہ کوئی پھل تھوڑا سا خراب ہو جائے تو وہ تمام کا تمام گل جائے گا۔ اسی طرح اگر ایک بھرے ہوئے پھلوں کے ٹوکرے میں سے چند ایک پھل گل جائیں تو وہ تمام پھلوں کو آہستہ آہستہ سڑا دینگے۔ خوراک کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جب دانتوں میں پھنس کر رہ جاتے ہیں تو وہ مسوڑوں کے قریب جراثیم پیدا کر دیتے ہیں جسکی وجہ سے مسوڑہ کمزور اور ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ اور اس طرح دانت کی جڑ غیر محفوظ ہو جاتی ہے۔ دوسرے جس طرح یہ بڑھتا جاتا ہے۔ ان پر جراثیم کو بڑھنے اور پھولنے میں مدد ملتی ہے۔ اور آخر کار یہ تمام جگہ پیپ سے بھر جاتی ہے۔ اس کے بعد انسان اگر کوئی سخت چیز۔ گرم یا سرد پانی پیئے یا کھائے تو اس کو درد محسوس ہوگا ایسی حالت میں وہ لوگ دنیا کی لذتوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اور انہیں دانتوں کی بدولت جن سے انکی صحت وابستہ تھی کھو بیٹھتے ہیں۔ بجائے دانتوں کے فایدہ کے انہیں نقصان وہ معلوم ہوتے ہیں۔

دانتوں کی حفاظت کا عملی طریقہ یہی ہے کہ انہیں ہر روز جتنی بار بھی تم صاف کر سکتے ہو کرو۔ اول تو ہر شخص کو چاہیئے۔ کہ جب بھی وہ کھانا کھائے یا کوئی اور چیز تو اسوقت انہیں خوب اچھی طرح صاف کرے۔ ورنہ کم از کم صبح اور شام تو ان کو صاف کرنا لازمی اور لابدی امر ہے۔ اس طرح گویا کہ آپ ان جراثیم اور گھن کے مادہ کو پیدا ہونیکا موقع ہی نہ دیں گے۔

اگر آپ کو روزانہ دانت صاف کرنے کی عادت نہیں تو آپ اپنے دانتوں کو چاقو یا کسی اور چیز سے کھرچ کر دیکھیں۔ آپکو دانتوں پر سے ایک زرد رنگ کا مادہ دکھائی دیگا۔ یاد رکھو!! یہی وہ مادہ ہے جو تمہارے دانتوں کو خراب کرتا اور گھن لگاتا ہے۔ یہی وہ مادہ ہے جو تمہاری صحت کو بگاڑتا ہے!!! یہی وہ مادہ ہے جو تمہارے کھانے کے ساتھ ملکر معدہ اور انتڑیوں میں چلا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہزارہا جراثیم ہوتے ہیں۔ جو اندر جاکر بدہضمی اور معدہ کی دوسری بیماریاں پیدا کرتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ یہ خطرناک جراثیم اپنا اثر ناک۔ کان۔ گلے اور پھیپھڑوں پر بھی بہت مہلک ڈالتا ہے۔ اور ان اعضا میں کئی ایک قسم کے احراق پیدا کر دیتا ہے۔ جس شخص کے دانتوں کو گھن لگا ہوا ہو۔ یعنی خراب ہو جائیں تو اس کے سانس کے ساتھ زہریلی گیس (جو دانتوں کی خرابی کیوجہ سے پیدا ہوتی ہے) اندر جاتی ہے۔ یہ گیس علاوہ پھیپھڑوں کو نقصان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہنچانے کے خون میں داخل ہو کر اس کے اندر ایک خاص قسم کا زہریلا مادہ پیدا کر دیتا ہے۔ جس کا اثر تمام نظام جسم پر پڑتا ہے ؛

اسی سلسلہ میں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دمہ کے مریض کا سب سے پہلا اور اصل علاج یہ ہے کہ وہ ہر روز اپنے دانتوں کو صاف کرے۔ اور کوشش کرے کہ اسکے دانت ہر وقت صاف رہ سکیں۔ اور اگر اس کے کسی دانت میں گھن یا کوئی اور خرابی پیدا ہو چکی ہو تو اسکو فوراً بھروالے یا پھر اس دانت کو نکلوا دے۔ اس کے بغیر اسکی صحت کا برقرار ہونا ناممکن ہے ؛

ہندوستان میں دانتوں کو صاف کرنیکا عام رواج داتن ہے۔ داتن کیکر کی ہو یا نیم کی بہرحال داتن کا رواج عام تھا۔ مگر موجودہ زمانہ میں اب تعلیم کے ساتھ ساتھ دانتوں کے لئے برش اور دیگر اقسام کی کریموں کا استعمال بھی ترقی پر ہے۔ اور اگر یہی رفتار ترقی رہی تو ممکن ہے۔ کہ آئیندہ آنیوالی نسلیں داتن کے نام کو ہی بھول جائیں ؛

برش استعمال کرنے میں دو نقص ہیں۔ اول تو یہ کہ اس برش کی خاطر خواہ حفاظت نہیں کی جاتی۔ جس سے کہ دانت صاف کئے جاتے ہیں۔ برش کے بالوں کی جڑوں میں مٹی اور دیگر اقسام کے مضر صحت مواد جمع ہو جانے کا اندیشہ ہے ؛

آپ نے اکثر دیکھا ہو گا۔ کہ جس برش سے ٹوپی۔ کوٹ یا کوئی اور کپڑا صاف کیا جاتا ہے۔ اس برش کے بالوں میں چند یوم کے بعد ہی گرد جمع ہو جاتی ہے۔ اس طرح دانتوں کے استعمال شدہ برش کے بالوں میں مضر صحت مادہ جو کہ دانتوں پر سے ہی اترتا ہے۔ جمع ہو جاتا ہے جو کہ بہت ہی نقصان دہ اور صحت پر برا اثر ڈالنے والا ہوتا ہے ؛

دوسرے یہ کہ داتن کے اندر سے ایک رس نکلتا ہے۔ جو اندر جاکر گلے اور بلغم کو بہت فائدہ پہنچاتا ہے ؛

باقی رہا کریم کے متعلق تو وہ (بشرطیکہ عمدہ ہو۔) مفید چیز ہے۔ اسلئے اسکے استعمال کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ اسے بجائے برش کے داتن پر لگا کر استعمال کیا جائے ؛

داتن کو استعمال کرتے ہوئے بھی اس بات کا خاص خیال رکھا جائے۔ کہ وہ باریک ہو۔ تا اسکے ذریعہ دانتوں کے چھوٹے چھوٹے سوراخوں میں سے وہ مادہ جس سے کہ دانت خراب ہو جاتے ہیں بآسانی نکل سکے

ایک نامور حکیم جو کہ طب کا شہنشاہ کہلاتا تھا۔ اسکا قول ہے۔ کہ "جو شخص اپنے دانتوں کا خیال نہیں رکھتا۔ وہ دراصل اپنی صحت کو اعلان جنگ دے رہا ہوتا ہے۔ اسکے ساتھ اسکا بھی اضافہ کر لیں کہ وہ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی (جن سے وہ ملتا جلتا ہے۔) اعلان جنگ دے رہا ہوتا ہے"۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ شخص جسکے دانت خراب ہو چکے ہوں۔ اس کے منہ سے بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ امر قابل انکار نہیں ہے۔ کہ بدبو کا آنا ایسا ہی برا اور مجلسی نقطہ نگاہ سے اخلا[ق] گرا ہوا فعل ہے۔ جیسا کہ میلے کچیلے کپڑے پہنے ہو[ئے] یہ درست اور ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کے دوست اور عزیز بوجہ مجبوری اپنے نزدیک بیٹھنے سے منع نہ کر سکتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں۔ مگر جبتک آپ ان کی صحبت میں رہینگے وہ لوگ سکھ کا سانس نہیں لے سکتے۔ اسلئے کہ اس بدبو والی ہوا کے ساتھ ہزارہا مضر صحت جراثیم ہوتے ہیں۔ جو ایک تندرست انسان کی صحت پر برا اثر ڈالتے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی آپکو چاہیئے۔ کہ آپ نفاست طبع اور لطافت دماغ کو مدنظر رکھتے ہوئے دانتوں کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ اور ہمیشہ اسپر کاربند رہنے کی کوشش کریں۔

اکثر لوگ (ہندوستان میں خصوصاً) دانتوں کی صفائی کے لئے پان کا استعمال کرتے ہیں۔ مگر وہ نہیں جانتے۔ کہ یہ پان انہیں بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتے ہیں۔ خداوند کریم نے انسان کے منہ میں سے ہی ایک ایسا لعاب پیدا کر دیا ہے۔ جو ہر وقت نکلتا رہتا ہے۔ اور انسان اسے اپنے گلے کو تر رکھنے کے لئے اندر نگلتا رہتا ہے۔ اس لعاب کا ایک اور وصف ہے۔ وہ یہ کہ اسے کھانے کے ہضم ہونے میں بہت مدد ملتی ہے۔ لیکن وہ شخص جو پان کھاتا ہو۔ وہ پان کی پیک کے ساتھ اس لعاب کو تھوک دیتا ہے۔ لیکن اگر وہ اسکو نگل بھی لے تو بجائے اس کے کہ وہ اس کو فائدہ پہنچائے نقصان دیگا۔ کیونکہ وہ تھوک جو کہ پان اور اس کے اجزاء سے بنتا ہے وہ کھانے کے ہاضمہ میں نقصان دہ ہے پان کا ایک جزء چونہ ہے۔ اسکا یہ نقصان ہے کہ وہ مسوڑھوں کو سکیڑ دیتا ہے۔ اسکے دانت کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ہلنے لگ جاتے ہیں۔ یا بعض حالتوں میں دانتوں میں سوراخ پیدا ہو جاتے ہیں۔

یہ سچ ہے کہ کسی نہ کسی پان کھانے والے کے دانت مضبوط۔ اور صاف بھی ہوتے ہیں۔ مگر یہ کوئی ایسی دلیل نہیں ہے کہ پان کم مضر صحت ہے۔ مثلاً دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض شخص جو کہ شراب پیتے ہیں۔ ان کی صحت اچھی اور عمر بھی ہوتی ہے۔ مگر اس سے یہ نتیجہ تو نہ نکلا کہ شراب اچھی چیز ہے اور عمر کی درازی میں ممد ہوتا ہے۔

المختصر ہر شخص عقل رکھتا ہے۔ اور خداوند کریم نے اسکو ہاتھ پاؤں دیئے ہیں۔ جب اسکو اچھی طرح معلوم ہو جائیگا۔ کہ دانتوں کی حفاظت اور صفائی کا ... انسان کی مستقل صحت کے ساتھ ایسا ہی تعلق ہے جیسا کہ جسم اور روح کا تو وہ خود انکی حفاظت کریگا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق دے۔ فقط والسلام

(طالب دعا، شیخ محمد بشیر آزاد احمدی۔ آزاد بلڈنگ۔ انبالہ شہر)

مرد اور عورت کا دائرہ عمل

حیاتی عضوی اور نفسی اعتبار سے عورت اور مرد کا باہمی فرق ایک فطری فرق ہے۔ فطرت نے ہی عورت کو وہ خدمت سپرد کی ہے جو اندرون خانہ سے زیادہ تعلق رکھتی ہے۔ اور مرد کو وہ کام دیا ہے۔ جو بیرون خانہ سے زیادہ تعلق رکھتا ہے۔ فطرت ہی نے عورت پر بقاء نوع کے وظیفہ کا بار ڈال کر اسے دوسرے وظائف حیات کے لئے کمزور کر دیا ہے۔ اور وہ فطرت ہی ہے جس نے مرد کو خدمت بقاء نوع کے بار سے ایک حد تک سبکدوش کر کے دوسری جذبات کے لئے زیادہ قوت عطا کی ہے۔ پھر یہ فطرت نہیں تو اور کون ہے جس نے اپنے کارخانہ کو چلانے کے لئے مرد میں فعلیت اور عورت میں انفعالیت رکھی ہے۔ جس نے مرد

کو صلابت اور عورت کو نزاکت عطا کی ہے۔ جس نے مرد میں اقدام اور اس کے لئے جسارت کا مادہ رکھا ہے۔ اور عورت کو رجعت اور اس کے لئے جھجک بخش دی ہے۔ جس نے مرد کو اس کے طبعی وظائف کا لحاظ کرتے ہوئے تند خو قاہر حکومت پسند مستقل مزاج۔ قوی العزم اور ربطی بنایا۔ اور عورت کو اس کی مخصوص حیثیت کے اعتبار سے نرم دل۔ متحمل۔ منقاد۔ ذکی الحس متلون اور عافیت پسند پیدا کیا؟

مرد و زن کے متضاد خصائص ہی دراصل تمدن و عمران کی اس ساری چہل پہل کے ذمہ دار ہیں۔ جو ہم کو دنیا میں نظر آرہی ہے۔ اسی متضاد اختلاف کی بدولت عورت اور مرد کے درمیان وہ تعامل ممکن ہوا جو اجتماعی زندگی کی جان ہے۔ اور جس نے آدمؑ و حواؑ کی اولاد کے لئے زمین کی سکونت کو خوشگوار بنا دیا ہے۔ اگر یہ تضاد نہ ہوتا۔ اگر مرد و زن کے جذبات رجحانات نفسی کیفیات اور طبعی خصائص ایک ہی جیسے ہوتے تو تہذیب و تمدن پیدائش تو درکنار شائد نسل آدم کی افزائش بھی ممکن نہ ہوتی۔ پھر آخر یہ عقل و حکمت۔ تجربہ و مشاہدہ اور احساس و وجدان سب کے خلاف مساوات مرد و زن کا ادعا کس بنا پر ہے:

انسان کے لئے صحیح اجتماعی نظام وہی ہے جو فطرت کے منشاء اور مقصد کو ٹھیک ٹھیک سمجھ کر اختیار کیا جائے۔ اس کو سمجھے بغیر یا سمجھنے کے باوجود عمداً اس کے خلاف جو طریقے بھی زندگی بسر کرنے کے لئے اختیار کئے جائیں گے۔ ان کا نتیجہ بجز آلام و مصائب و بالآخر کامل تباہی کے اور کچھ نہیں نکل سکتا۔ فطرت کا قانون [illegible]

ہے۔ زندگی کے چھوٹے چھوٹے معاملات تک میں اس کی رعایت ملحوظ رکھنی ضروری ہے۔ کجا کہ اس بڑے اور اہم مسئلہ میں جو انسانی جماعت کے دو مساوی حصوں کے درمیان حدود و عمل فرائض اور ذمہ داریوں کی تقسیم اور حیات اجتماعی ان کے درجات و حیثیات سے متعلق رکھتا ہے:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس معاملہ میں مختلف تمدنی نظاموں نے فطرت کے خط استوا سے ہٹ کر افراط و تفریط کی مختلف راہیں اختیار کی ہیں۔ ایک جانب وہ نظامات ہیں جنہوں نے عورت کو اس کے فطری مرتبہ سے محروم کر دیا ہے۔ اسے ذلیل بے روح نجس قرار دیا گیا۔ معیشت و معاشرت کے دائرہ میں اس کے تمام حقوق چھین لئے گئے ہیں۔ اس کی طبیعت و فطرت مقتضیات سے بالکل صرف نظر کر لیا گیا ہے۔ اور اسے منجملہ ان املاک کے شمار کیا گیا ہے۔ جو مرد کو حاصل ہوتی ہیں:

دوسری جانب وہ نظامات ہیں جن میں فطرت کی قائم کی ہوئی امتیازی حدود کو نظر انداز کر کے عورت اور مرد کے درمیان ایک غلط اور خالص غیر فطری مساوات قائم کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور عورت کو اس دائرے سے نکال کر جس میں رہنے کے لئے فطرت الٰہی نے اس کو بنایا تھا۔ اس دائرے میں کھینچ لایا گیا ہے۔ جو دراصل مرد کا دائرہ ہے:

یہ افراط و تفریط دونوں اپنے نتائج ظاہر کر چکی ہیں اور کر رہی ہیں۔ جن قوموں نے تفریط کا پہلو اختیار کیا ہے وہ عورت کو ذلیل کرنے کے ساتھ خود بھی ذلیل ہو گئیں۔ کیونکہ جس جماعت کا نصف حصہ ذلیل ہو وہ بحیثیت مجموعی ذلت کے گڑھے میں گرنے سے [illegible]

وہ جو پوری قوم کی نسلوں کا مصدر و منبع اور تربیت گاہ ہے۔ جس کی درستی پر نسلوں کی درستی۔ اور جس کی خرابی پر نسلوں کی خرابی مترتب ہوتی ہے۔ پس جو قوم اپنے ایسے نصف حصہ کو پستی کی حالت میں رکھے۔ جس کے بچے ذلیل و خوار ماؤں کے پیٹ سے نکلیں اور ذلت و خواری کی آغوش میں پلیں بڑھیں اس کا احساس عزت سے محروم ہو جانا۔ اور روحانی ذہنی اور اخلاقی بلندیوں سے گر جانا یقینی ہے؛

اسی طرح جن قوموں نے افراط کا پہلو اختیار کیا ہے۔ وہ عورت کو مرد کے دائرے میں لا کر اپنے پورے نظام تمدن کو درہم برہم کر چکی ہیں۔ اور کئے جا رہے ہیں۔ وہ اس مقام پر قادر نہیں ہیں کہ حمل و ولادت رضاعت تربیت اور تدبیر کی منزل کی ذمہ داریوں میں عورت کے ساتھ مرد کو بھی برابر کا شریک بنا دیں۔ وہ اس پر بھی قادر نہیں ہیں کہ عورت کی جبلت کو بدل دیں۔ انکو اس پر بھی قدرت حاصل نہیں ہے کہ فطرت نے عورت میں جو قابلیتیں اور صلاحیں ودیعت نہیں کی ہے۔ وہ اس میں پیدا کر دیں۔ مگر اس کے باوجود وہ کوشش کر رہی ہے۔ اس بار گراں کے علاوہ جو فطرت نے عورت پر ڈال دیا ہے۔ اور جسمیں حصہ لینا مرد کے لئے کسی طرح ممکن نہیں ہے۔ عورت پر وہ بھی ڈالدیں جو فطری قسم کے اعتبار سے صرف مرد کے حصہ میں آیا ہے؛

اس کا نتیجہ یہ ہے کہ عورت کے لئے بیک وقت مختلف قسم کے بار برداشت کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ ایک طرف وہ ان فرائض و ذمہ داریوں کو سنبھالنے میں کوتاہی کر رہی ہے جو فطرت نے اس پر عائد کئے تھے۔ اور اس کو جسے نئی نسلوں کی پیدائش کم ہو رہی ہے۔ تربیت اطفال کا معیار گرتا جاتا ہے۔ تدبیر منزل میں خرابیاں واقع ہو رہی ہیں خاندان اور گھر کا کوئی مفہوم باقی نہیں رہا۔ زندگی و سکون اور اطمینان کا وہ لطف رخصت ہو گیا ہے۔ اور ہوتا جا رہا ہے۔ جو عورت اور محض گھر والی عورت کے وجود سے حاصل ہو سکتا ہے؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری طرف عورت اپنی نسوانیت کو ساتھ لئے ہوئے سیاست کو ساتھ لئے ہوئے۔ سیاست صنعت و حرفت اور تجارتی کاروبار کے ہنگامہ خیز میں اتر آئی ہے جس کے لئے وہ دراصل پیدا ہی نہیں کی گئی ..... اور اس کی بدولت نظام معیشت میں ایک زبردست خلال برپا ہو گیا ہے جس نے تمام مغربی ممالک کو پریشان کر رکھا ہے؛

نیز سیاست ایک ایسے عنصر کا افسانہ ہو گیا ہے۔ جو سراسر غیر مطبوع ہے یعنی استقلال کے بجائے تلون استحکام کے بجائے سیمابیت اور عقل رزین کے بجائے جذبات ۔

افراط اور تفریط کے ان دونوں پہلوؤں کے بیچ میں مقام توسط و اعتدال کا ہے۔ جو منشاء فطرت کے عین مطابق ہے اور وہ یہ ہے کہ عورت کو وہ تمام حقوق دیئے جائیں جو نوع بشری کا نصف حصہ ہونے کی حیثیت سے اسکو حاصل ہونے چاہئیں۔ مگر اس امتیاز کو باقی رکھا جائے جو فطرت الٰہی نے عورت اور مرد کے درمیان قائم کیا ہے۔ عورت کو عزت دی جائے معیشت و معاشرت میں اسکو حقوق دیئے جائیں۔ اس کے جذبات و اعیان اور طبعی مقتضیات کی پوری پوری رعایت ملحوظ رکھی جائے۔ مگر سب کچھ اس دائرہ کے اندر جو فطرت نے اس کے لئے مقرر کر دیا ہے۔ مرد کے دائرے میں قدم رکھنے اور

مرد کے مقام پر اچک آ نیکی اسکو اجازت نہ دیجائے۔ اس فرق مراتب کو ہمیشہ باقی رکھا جائے۔ جو نوع بشری کے ان دونوں حصوں میں ان کے خلقی خصایص کی طبعی ذمہ داریوں اور اُن کے فطری حدود عمل کے اعتبار سے رکھا گیا!

(حقیقت)

منجن کا نسخہ

مصباحی بہنوں کے استعمال کیواسطے ایک منجن کا نسخہ ارسال ہے۔ یہ بارہا کا آزمودہ ہے۔ دانت مثل موتی کے چمکدار ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کے امراض سے محفوظ رہتے ہیں امید مصباح میں شایع فرما کر مشکور فرمائیگا؛

میگنیشیا کاربونائٹ ۔ سمندر جھاگ ۔ سیل کھڑی ۔ شکر سفید دیسی
۲½ تولہ ۲۵ تولہ ۱۲ تولہ ۵ تولہ

کافور ۔ پیپر منٹ ۔ روغن دارچینی ۔ یوکلپٹس آئیل؛
½ ماشہ ۲ ماشہ ۳ ماشہ ۳ ماشہ

پہلے اول الذکر چاروں اشیاء خوب باریک پیس کر کپڑچھن کر لیا جائے۔ بعدہٗ بقیہ اشیاء کو ایک جگہ ملا لیا جائے۔ جب سب حل ہو جائیں۔ تو محلول کو تھوڑا تھوڑا پوڈر میں ڈالکر ہاتھ سے ملتے جائیں۔ یہانتک کہ سب محلول اسمیں جذب ہو جائے۔ پھر احتیاط سے کسی بوتل میں رکھ لیا جائے تاکہ ہوا کا اثر نہ پہونچے۔ اسے جہانتک باریک پیسا جائیگا اتنا ہی اچھا منجن بنیگا۔ اگر کار بالک ٹوتھ پوڈر بنانا ہو تو چند قطرہ کار بالک ایسڈ کے محلول میں شامل کر لئے جائیں۔ مثل ولایتی ٹوتھ پوڈر کے ہو جائیگا؛

(نواب بیگم احمدی ۔ مظفر نگر ۔ یو ۔ پی)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

چندہ کشمیر اور احمدیہ مستورات

یہ امر بہنوں کو معلوم ہے۔ کہ میاں احمدالدین صاحب زرگر ایک عرصہ سے چندہ کشمیر کی وصولی کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ آمین۔ انہوں نے گذشتہ ایام میں جو دورہ کیا ہے اس کی فہرست اخبار مصباح میں شائع کرنے کے لئے دی ہے۔ یہ فہرست ذیل میں شائع کرتے ہوئے ان تمام بہنوں کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور دعا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام بہنوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور جن بہنوں نے اس چندہ کے وصول کرانے میں مدد کی ہے۔ ان کو جزائے خیر عطا فرماوے فہرست یہ ہے:۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۶ روپے اس رقم میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدہ سارہ بیگم رضی اللہ عنہا کیطرف سے ۵ روپے کی رقم بھی عطا فرمائی ہے۔ وہ بھی شامل ہے؛

مستورات امرتسر ۳۵ روپے۔ اس میں ۵ روپے کی رقم والدہ صاحبہ مسعود احمد صاحب کی ہے؛ مستورات لاہور ۶۵ روپے؛ جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے خاندان سے ۱۰ روپے موصول ہوئے۔ اور یہ صاحب موصوف کی والدہ صاحبہ نے خاص سعی سے چندہ دوسری بہنوں سے وصول کرایا۔ اور سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور نے بھی ۱۰ روپے؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوشش کرکے وصول کرائے ؛

مستورات لائلپور ۲۳ روپے اس میں والدہ صاحبہ مخدوم رشید صاحب ۵ روپے۔ اہلیہ شیخ محمد حسن صاحب نے ۲ روپے کی رقم دی ہے۔ اہلیہ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب ۵ روپے۔

مستورات گوجرانوالہ ۳۳ روپے اس میں مستورات شیخ مشتاق حسین صاحب نے ۹ روپے کی رقم عطا فرمائی ؛

مستورات کھاریاں ۱۴ روپے اہلیہ صاحبہ مولوی فضل الدین صاحب نے خاص سرگرمی سے چندہ جمع کرکے دیا ؛

مستورات گوجرات ۱۷ روپے۔ مستورات جہلم ۱۸ روپے۔ مستورات ملتان ۱۵ روپے۔ مستورات منٹگمری ۱۵ روپے۔ مستورات چوہدری محمد شریف صاحب نے ۱۵ روپے۔ اہلیہ چوہدری محمد لطیف صاحب نے ۲ روپے عطا فرمائے۔ مستورات چک $\frac{1}{11}$ ضلع منٹگمری ۵۰ روپے اہلیہ صاحبہ چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار نے ۵ روپے دینے کے علاوہ اپنے گاؤں کی مستورات سے وصولی میں خاص سعی کی ہے ؛ مستورات اوکاڑہ ضلع منٹگمری ۹ روپے۔ اہلیہ صاحبہ شیخ عبدالعزیز صاحب ۶ روپے۔ اور مستورات شیخ محمد الدین صاحب سے ۳ روپے موصول ہوئے۔

چونکہ میاں احمد الدین صاحب زرگر کشمیر کی بیواؤں اور یتیموں کی امداد کے لئے چندہ کشمیر وصول کر رہے ہیں۔ اسلئے تمام جماعتوں کی احمدیہ مستورات سے امید کیجاتی ہے۔ کہ جہاں صاحب موصوف جاویں۔ وہاں کی احمدیہ مستورات ان کے ساتھ تعاون کرکے چندہ کشمیر کے وصول کرانے میں مدد کریں۔ اور یہ امر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا اور خوشنودی کا ذریعہ ہوگا۔ پس احمدی مردوں اور عورتوں کو مسلمانوں سے چندہ کشمیر کے وصول کرانے میں خاص سعی سے ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین

نوٹ :۔ جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ کا انتظام ہے۔ وہاں کی لجنہ اماء اللہ کو چندہ کشمیر کیطرف خاص توجہ کرنی چاہیئے اور مسلمان عورتوں سے بھی چندہ کشمیر وصول کرکے بھیجنا ضروری ہے ؛

(خاکسار برکت علی خان فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پٹنہ ۴ مئی۔ بلوا ریلیف فنڈ کمیٹی مظفر پور کے افسر انچارج نے سنٹرل ریلیف کمیٹی کو مطلع کیا ہے کہ گذشتہ ۳۰ اپریل کی صبح کو تقریباً ساڑھے سات بجے اڑتے ہوئے ہوائی جہاز جیسی ایک آواز سنائی دی کچھ دیر بعد یہی آواز بلوا سے دو میل کے فاصلہ پر موضع جانو میں سنائی دی۔ اور اسمیں سے دھواں نکلنا شروع ہوگیا۔ جو کہ آسمان پر ایک گھیرا بناکر پھاگیا کھیتوں میں جو مزدور کام کر رہے تھے وہ یہ دیکھکر خوفزدہ ہوگئے۔ اور انہوں نے ادھر ادھر بھاگنا شروع کیا ؛

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دو لڑکے بیہوش ہوگئے۔ اور سات افراد اس گرم دھوئیں سے جھلس گئے۔ تمام گاؤں میں خوف وہراس کا عالم طاری ہے ؛

جنڈ۔ یکم مئی۔ یہاں ایک بکری ہے۔ جس کے چار تھن ہیں۔ اور چاروں تھنوں سے باقاعدہ دودھ نکلتا ہے ؛

جموں ۱۳ اپریل۔ چندروز ہوئے بارہ مولہ کے نزدیک موضع نواں جاگیر میں ایک ستر سالہ بوڑھے مسلمان کی موت ہوگئی۔ دوسرے دن جب لاش کو قبرستان میں دفنایا جانے لگا۔ تو مردہ اچانک کھڑا ہوگیا۔ بہت سے لوگ جو جنازہ کے ساتھ آئے ...

شذرات

انتناعی قانون کا استرداد

بڑودہ۔ ۲۲ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاراجہ گائیکواڑ نے بے جوڑ شادیوں کے انتناعی قانون کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ریاست میں بوڑھے آدمیوں اور کمسن لڑکیوں کی شادی کا بہت رواج ہے:

مہاراجہ نے کہا ہے۔ کہ مجلسی اور معاشرتی اصلاح کے لئے اس قسم کے قانون پاس کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ لوگوں میں اس قدر طاقت ہونی چاہیئے کہ وہ ان برائیوں کی خود روک تھام کریں:

بہن کی محبت

ریاست ریوان کے پایہ تخت سے کچھ دور فاصلہ پر گاؤں میں نہایت رقت انگیز واقعہ پیش آیا۔ ایک گاؤں میں ایک سترہ اٹھارہ برس کا ایک ہندو لڑکا مر گیا۔ اس کی چھوٹی بہن جس کی عمر تیرہ چودہ برس کی تھی۔ اس کو اس کے ساتھ بہت محبت تھی۔ جس وقت لاش کو سپرد آتش کر دیا گیا۔ تو لڑکی بے قرار ہو کر خود بھی چتا میں کود پڑی۔ اور جل کر مر گئی:

جرمنی میں علم سائنس کے کمالات

برلن کی تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وہاں سائنس دان بغیر ماں باپ کے بچے پیدا کرنے کے تجربات کر رہے ہیں۔ چنانچہ ان کو ان تجربات میں بہت حد تک کامیابی ہو گئی ہے۔ ان تجربات کی عکسی تصاویر بھی مشاہدہ میں آئی ہیں۔ ڈاکٹر ہاروی دو سال تک کوشش کرتے رہے۔ چنانچہ اس محنت شاقہ سے جو بچہ بنا اس کا اوپر کا حصہ تو کم و بیش مکمل تھا۔ مگر ناف سے نیچے کا حصہ نہیں بن سکا۔ مگر اب بچے صحیح سالم بننے شروع ہو گئے ہیں۔ مگر مصیبت یہ ہے۔ کہ یہ بچے عقل و فکر سے عاری ہوتے ہیں۔ اور دوسرے کچھ عرصہ کے بعد ان کا جسم سڑنے لگتا ہے۔ ڈاکٹر ہاروی ان نقائص کو دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مردے میں زندگی

۲۷ر فروری کو ماسکو کا ایک آدمی جس کی عمر ۳۴ برس کی تھی۔ دن کے گیارہ بجے ایک مکان سے گر گیا۔ اسے فوراً اٹھا کر ہسپتال لے گئے۔ لیکن تین ڈاکٹروں نے یہ کہہ دیا کہ آدمی مر چکا ہے۔ وہیں پروفیسر سمیر نوف بھی تھا۔ جو ماسکو یونیورسٹی میں استاذ الطب ہے۔ اس نے مردہ آدمی کے دل کو متحرک کرنے کے تمام متداول طریقے استعمال کئے۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ آخرکار اس نے اپنے ایجاد کردہ آلہ سے کام لینے کا فیصلہ کیا۔ مردہ آدمی کے سینے کو چیر کر دل کو برہنہ کر دیا گیا۔ اور اس پر مذکورہ آلہ کے ذریعہ سے "الٹرا شارٹ ریڈیو" لہریں ڈالنی شروع کیں۔ نیز متعدد انجکشن کئے۔ پونے دو گھنٹے کے اندر اندر مردہ کے دل میں حرکت پیدا ہو گئی۔ اور وہ موت کے منہ سے نکل کر دوبارہ زندوں میں شامل ہو گیا۔ پروفیسر سمیر نوف کا دعویٰ ہے۔ کہ اگر دل کی حرکت کسی بیماری کی وجہ سے بند نہ ہوئی ہو تو دل کو دوبارہ متحرک کیا جا سکتا ہے:

ویانا کے ایک ڈاکٹر ایس ہیرز نے بھی حال میں اسی طرح

ایک مردے کو زندہ کیا ہے۔ یہ آدمی ایک بس کے نیچے آکر مر چکا تھا۔ اور تمام ڈاکٹر اس کی موت کی تصدیق کر چکے تھے۔ آخر ڈاکٹر ایس میرز نے اپنے ایک خاص آلہ سے کام لیا۔ جس کے آسٹر ڈی نام کا ترجمہ ہماری زبان میں "آلۂ احیا" ہوگا۔ ڈاکٹر نے مردہ آدمی کا سینہ چیر کر دل کو برہنہ کر لیا۔ اور اپنے آلہ کو لگا کر نیز شرائین میں بعض سیال ادویہ پہنچا کر بیس منٹ کے اندر اندر دل کو متحرک کر لیا۔ یہ آدمی کچھ مدت کے بعد بالکل تندرست ہوگیا اور اب تک زندہ ہے۔

(دراصل ایسے لوگوں پر حقیقی موت وارد نہیں ہوتی ایڈیٹر)

سانپوں کے چمڑے کچھ مدت سے یورپ میں سانپوں اور گرگٹوں کے چمڑے بہت بڑی مقدار میں استعمال ہونے لگے ہیں۔ بالخصوص عورتیں ان چمڑوں کو بکثرت استعمال کر رہی ہیں۔ ایک مستند بیان مظہر ہے۔ کہ ۱۹۳۳ء میں بیس لاکھ سے لے کر تیس لاکھ تک چمڑے صرف ہندوستان سے یورپ بھیجے گئے۔ جزائر شرق الہند۔ جنوبی اور وسطی افریقہ اور امریکہ کے گرم خطوں سے جو چمڑے آئے۔ اُنکی تعداد کا صحیح اندازہ مشکل ہے۔ اس سے اندیشہ پیدا ہوگیا ہے۔ کہ شائد تھوڑی ہی مدت میں سانپ مفقود ہو جائینگے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۳۵۳ھ کے تاریخی نام یکم محرم الحرام سے نیا سال شروع ہوتا ہے۔ اسلئے نئے سال ۱۳۵۳ھ کے چند تاریخی نام نوٹ کر لیں:-

چراغ الدین احمد۔ عارف رضا۔ محمد ظہور الحسن

نواب محمد اختر۔ محمد اختر جہاں

بلگیریا میں ایک لڑکی جس کی عمر اسوقت ۱۹ سال کی ہے اب اس نے آٹھویں شادی کی ہے۔ آٹھویں خاوند کے ساتھ وہ اپنے والد کے ڈر سے لڑائی نہیں کرتی۔ کیونکہ اسکا والد اپنے گذارہ کے لئے اپنے داماد کا محتاج ہے۔

شنگھائی کا "پیپل ٹریبون لکھتا ہے کہ چین کی گلیوں سے ہر مہینہ ہزاروں مردہ بچے اٹھائے جاتے ہیں۔ جنکو ان کے والدین مار کر عام شاہراہوں پر ڈال دیتے ہیں۔ گذشتہ سال شنگھائی کی گلی کوچوں سے ۲۴۰۰۰ ہزار چھوٹے مردہ بچے اٹھائے گئے۔ تمام چین میں بچوں کی بربادی کا یہی حال ہے۔ چین میں ہر سال ۲۵ لاکھ نوپیدا شدہ بچوں کو پولیس اٹھاتی ہے۔ مگر بچوں کے والدین سے کوئی باز پرس نہیں کی جاتی۔ اخبارات کو یہ حالات معلوم ہیں۔ مگر کثرت کے باعث ان کی نظروں میں اس قسم کے واقعات کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔

سپین کے ایک بنک میں ایک گڑیا ہے۔ جس کی قیمت ایک لاکھ پونڈ ہے۔ غالباً یہ دنیا میں سب سے قیمتی گڑیا ہے جس کمرہ میں یہ گڑیا رکھی ہوئی ہے۔ اسپر ہر وقت پہرہ رہتا ہے۔ یہ گڑیا ایک بچے کی ہے جس کی بابت خیال کیا جاتا ہے کہ وہ سنہ ۳ء میں مرا تھا۔ قبر کھودنے سے برآمد ہوئی ہے۔

کولولی۔ لیسٹر شائر میں بوڑھے پنشنروں کا ایک خاندان رہتا ہے۔ باپ کی عمر ۹۴ سال۔ اس کے دو لڑکوں کی ۷۰ اور ۶۸ سال۔ اور دو لڑکیوں کی عمر ۷۲ اور ۶۷ سال ہے۔

نتیجہ امتحان انٹرنس

بارہ لڑکیاں جو سکول کیطرف سے میٹریکولیشن کے امتحان میں شامل ہوئیں :-

(۱) مریم صدیقہ بنت ڈاکٹر میر محمد اسمعیل صاحب سول سرجن ۴۹۶
(۲) زینب قدسیہ بنت قریشی امیر احمد صاحب (خاندان حضرت خلیفہ اول) ۴۷۳
(۳) محمودہ اختر بنت ماسٹر سردار عبد الرحمن صاحب بی ۔ اے ۔ ۴۱۸
(۴) صادقہ بنت صوفی حکیم غلام محمد صاحب مرحوم (خادم خاص حضرت خلیفہ اول) ۳۸۵
(۵) امتہ الودود بنت صاحبزادہ لفٹننٹ مرزا شریف احمد صاحب ۔ ۳۷۹
(۶) ناصرہ بیگم (ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی برادرزادی) ۳۳۰
(۷) امتہ اللہ بنت چوہدری حاکم دین صاحب گجراتی ۲۹۹

اسکے علاوہ مندرجہ ذیل لڑکیوں نے پرائیویٹ طور سے یہ امتحان پاس کیا ہے۔

(۱) مریم اقبال حفیدہ جناب غلام محمد صاحب پنشنر و اہلیہ برادرم عزیز اسماعیل صاحب سیالکوٹی } ۳۶۱/۲۶۱
(۲) امتہ اللطیف بنت ڈاکٹر شیخ عبد الرحمن صاحب نو مسلم ۳۵۴
(۳) امتہ الحفیظ " " " " " " ۳۱۴
(ماسٹر علی محمد صاحب بی ٹی کی پہلی سالی کی لڑکیاں ہیں)
(۴) امتہ الرحمن بنت شیخ عبد الرحمن صاحب بی ۔ اے ۔ مولوی فاضل ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ ۔ } ۳۱۰
(۵) سیال .... ؟ ۲۸۸
(۶) رحمت النساء بنت مولانا رحمت علی صاحب مبلغ جاوا ۲۵۷

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ۳۱ لڑکوں میں سے ۲۷ پاس ہوئے ۔ جن میں صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ بھی ہیں نمبر ۴۹۳ پرائیویٹ جن طلباء نے امتحان دیا تھا ۔ ان میں سے صاحبز[ادہ] ... مبارک احمد صاحب مولوی فاضل ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ (صرف انگریزی) صاحبزادہ مولوی فاضل عبد المنان صاحب ابن حضرت خلیفہ اول رض (تمام مضامین) صاحبزادہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ میاں مسعود احمد صاحب (ابن نواب محمد علی خانصاحب) کے اسما بھی ہیں ۔ ہم سب کے لئے اللہ تعالیٰ سے برکت چاہتے ہیں ۔ و ترقیات علمی و مذہبی کے لئے دست بدعا ہیں ۔

اللھم تقبل ادعیۃ الداعین ۔

(ایڈیٹر اخبار مصباح)

مصباح کی توسیع اشاعت

میں مصباحی بہنوں کو توجہ دلا چکا ہوں کہ وہ مصباح کے خریدار بڑھانے کے لئے کوشش فرمائیں کیونکہ اسکا خرچ آمد سے بڑھ رہا ہے اور ان حالات میں اخبار کا چلانا مشکل ہو رہا ہے ۔ ہر ایک احمدی خاتون کا فرض ہے ۔ کہ مصباح کی اشاعت بڑھائے ۔

(مینجر اخبار مصباح قادیان)

خدا کے فضل اور رحم سے
دانتوں کی بیماریاں سے نجات

یہ عرصہ بیس سال کی تجربہ شدہ دانتوں کی ہر بیماری گندے اور خراب دانتوں مسوڑوں کا بہترین علاج خون اور پیپ کے لئے ایک اکسیر چیز ہے ۔ پائیوریا کے جراثیم کو ہلاک کر کے دانتوں کو ہر بیماری سے محفوظ رکھنے والی ادویات کا باقاعدہ استعمال شروع کر دیں ۔

ڈنٹل کریم ۔ ڈنٹل لوشن ۱؎ ڈنٹل لوشن ۲؎ ڈنٹل پوڈر ۱؎ ڈنٹل پوڈر ۲؎ تمام ادویات کی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

بیگم فقیر احمد خاں احمدی حکیم حاذق ماہر امراض دندان ۔ جالندھر چھاؤنی (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

اخبار مصباح قادیان۔ دارالامان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

گلدستہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ گلدستہ چاہے موتیوں سے بنائیں۔ چاہے ویسے نکالیں ؎

(حمیدہ جان بنت منشی خادم حسین صاحب مرحوم بھیروی)

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام اسٹیم پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا